نیا فیشن اور پردہ

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

ترتیب و اضافہ: ال رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

انتساب

سالک مسالک شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت ومعرفت منبع برکات کا پیکرانوار وتجلیات حاجی الحرمین الشریفین محبوب ربانی ہم شبیہ غوث اعظم سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرفی میاں الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور انکے خلفاء کرام

فخر العلماء حضرت علامہ سید شاہ محمد فاخر الٰہ آبادی علیہ الرحمہ

استاد العلماء حضرت محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ

مبلغ اسلام حضرت سید میر محمد غلام بھیک میر نیرنگ اشرفی علیہ الرحمہ

حضرت علامہ مولانا سید شاہ امیر ہمزہ اشرفی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا خلیل الدین اشرفی خلیل اللہ شاہ بریلوی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی برہمچاری علیہ الرحمہ

قطب ربانی مولانا سید شاہ طاہر اشرف دہلوی علیہ الرحمہ

امام المحدثین سید دیدار علی شاہ اشرفی محدث الواری علیہ الرحمہ

تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر اشرفی نعیمی مرادآبادی علیہ الرحمہ

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد الحفیظ حقانی حفظ اللہ شاہ اشرفی علیہ الرحمہ

مفتی اعظم پاکستان علامہ سید شاہ ابوالبرکات اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ

مفسر قرآن علامہ سید شاہ ابوالحسنات احمد قادری اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ

مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبد العلیم میرٹھی اشرفی صدیقی مدنی علیہ الرحمہ

خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ

مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمن اشرفی اڑیسوی علیہ الرحمہ

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

سلطان الواعظین حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا شاہ حامد رضاؔ خاں اشرفی بریلوی علیہ الرحمہ

استاد العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد الرشید خان اشرفی ناگپوری علیہ الرحمہ

استاد العلماء حضرت مولانا محمد یونس اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ

امین شریعت حضرت مولانا شاہ محمد رفاقت حسین اشرفی کانپوری علیہ الرحمہ

قطب الوقت حضرت مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین مدنی اشرفی مدینہ شریف علیہ الرحمہ

رئیس المحققین حضرت مولانا سید سلیمان اشرف اشرفی بہاری علیہ الرحمہ

صدر العلماء امام النحو حضرت غلام جیلانی میرٹھی اشرفی علیہ الرحمہ

جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز اشرفی محدث مراد آبادی

حضرت علامہ سید محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا الشیخ سید شاہ عبد العزیز اشرفی مدینہ منورہ علیہ الرحمہ

حضرت علامہ مولانا محمد علی حسین اشرفی مدنی علیہ الرحمہ

سرکار کلاں حضرت سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

کے نام..

کہ جن کی فیوض و برکات سے فقیر جیلاںؔ گدائے اشرف ؔسمناں اس سعی میں کامیاب ہوا

حرز جاں شد گر قبول افتد

فقیر جیلاںؔ گدائے اشرف ؔسمناں

آلِ رسول احمد الاشرفی القادری

المملکۃ العربیۃ السعودیہ

منقبت

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

خلیفہ

ہم شبیہ غوث اعظم محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ کچھوچھہ مقدسہ

اہلسنت کے بڑے سردار احمد یار خاں

ہیں غلام سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں

جاء الحق کا تیر ہر منکر کے دل سے پار ہے

ہے یہ زور حیدر کرار رضی اللہ عنہ احمد یار خاں

جس نے پنجہ لڑانے کی جسارت آپ سے

مر کے وہ مٹی ہوا غدار احمد یار خاں

اہل مکہ و مدینہ آپ کے شیدا ہوئے

آپ کی جب سن چکے گفتار احمد یار خاں

ایک ہو کر نیک ہو کر آپ کے شیدا ہوئے

سنیوں کا کر دو بیڑا پار احمد یار خاں

کیونکہ لکھ سکتا نہیں بھیلم رضوی قادری

آپ کے شایان شان اشعار احمد یار خاں

(عبد الکریم قادری بھیلم عطاری)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ وصحبہ اجمعین
اما بعد فاعوذ بااللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اس درود کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

جزااللہ عنا محمدا ما ھواھلہ

(مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

صلی علی نبینا صلی علی محمد — صلی علی شفیعنا صلی علی محمد

من علینا ربنا إذ بعث محمدا — ایدہ بأیدہ ایدنا بأحمدا

ارسلہ مبشرا ارسلہ ممجدا — صلوا علیہ دآئما صلوا علیہ سرمدا

صلی علی نبینا صلی علی محمدا

صلی علی نبینا صلی علی محمدا

اے گناہوں پر قائم رہنے اور احکامِ خداوندی کو چھوڑ دینے والے! فتنے اور گمراہی کی پیروی کرنے والے! تو اپنے جرم پر کب تک اصرار کرتا رہے گا؟ اور تو رب عزوجل کے قرب کا ذریعہ بننے والے اعمال سے کب تک بھاگتا رہے گا؟ تو دنیا سے ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے ملنے والی نہیں، کیا تجھے اللہ عزوجل کے تقسیم کردہ رزق پر بھروسا نہیں ہے کہ تُو اس کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔

میرے اسلامی بھائی! خدا کی قسم! اگر تیرا یہی حال رہا تو نصیحت تجھ پر اثر نہ کرے گی اور حوادِثات تجھے روک نہ سکیں گے اور نہ ہی زمانہ تجھے آواز دے گا اور نہ ہی موت کا قاصد تجھے خبردار کریگا، اے مسکین! گویا تو یہ سمجھتا

ہے کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور کبھی نہ بھلایا جائے گا۔ خدا کی قسم! گناہوں سے ڈرنے والے کامیاب ہو گئے اور پرہیزگار جہنم کے عذاب سے محفوظ ہو گئے جبکہ تو جرم اور گناہ کمانے میں لگا ہوا ہے۔

چند اشعار

عِيلَ صَبۡرِیۡ وَحَقَّ لِیۡ اَنۡ اَنُوۡحَ	لَمۡ تَدَعۡ لِیَ الذُّنُوۡبُ قَلۡبًا صَحِيۡحًا
اَخۡلَقَتۡ مِهۡجَتِیۡ اَكُفُّ الۡمَعَاصِیۡ	وَنَعَانِیۡ الۡمَشِيۡبُ نَعۡيًا صَرِيۡحًا
كُلَّمَا قُلۡتُ قَدۡ بَرِيۡئَ جُرۡحُ قَلۡبِیۡ	عَادَ قَلۡبِیۡ مِنَ الذُّنُوۡبِ جَرِيۡحًا
اِنَّمَا الۡفَوۡزُ وَالنَّعِيۡمُ لِعَبۡدٍ	جَاءَ الۡحَشۡرَ آمِنًا مُّسۡتَرِيۡحًا

ترجمہ:

- میرا صبر کمزور پڑ گیا اور اب مجھے افسوس کرنا لازم ہو گیا، گناہوں نے میرے دل کو درست حالت پر نہیں رہنے دیا۔
- میری روحانیت ختم ہو گئی کیونکہ میں گناہوں میں پڑ گیا، حالانکہ بڑھاپے نے مجھے موت کی واضح خبر دے دی ہے۔
- جب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے دل کا زخم ٹھیک ہو گیا ہے، مگر گناہوں کے سبب میرا دل پھر زخمی ہو جاتا ہے۔
- نجات اور نعمتیں اسی بندے کے لئے ہیں جو بروزِ محشر اس حالت میں آئے کہ (عذاب سے) مامون اور راحت میں ہو۔

میرے اسلامی بھائیو! دنیا سے اسی طرح بے رغبتی اختیار کر لو جس طرح صالحین نے اس سے بے رغبتی اختیار کی اور سفر آخرت کے لئے توشہ تیار کیا، تمہارے لئے بھی ایسا کرنا نہایت ضروری ہے اور تم گزرنے والے ماہ وسال سے عبرت حاصل کرو۔

چند اشعار

يَامَنۡ غَدَافِیۡ الۡغَیِّ وَالتِّيۡهِ	وَغَرَّهٗ طُوۡلُ تَمَادِيۡهِ
اَمۡلٰی لَكَ اللّٰهُ فَبَارَزۡتَهٗ	وَلَمۡ تَخَفۡ غِبَّ مَعَاصِيۡهِ

ترجمہ:

☆ اے وہ شخص جو گمراہی اور غرور میں صبح کرتا ہے اور جسے اس کی مہلت کی طوالت نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

☆ اللہ عزوجل نے تجھے مہلت دی تو تُو نے اس کو مقابلے کی دعوت دے دی اور تُو اس کی نافرمانیوں کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

تَعۡصِی الۡاِلٰہَ وَاَنۡتَ تَزۡعَمُ حُبَّہٗ ہٰذَا مَحَالٌ فِی الۡقِیَاسِ بَدِیۡعُ

لَوۡکَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعۡتَہٗ اِنَّ الۡمُحِبَّ لِمَنۡ یُّحِبُّ مُطِیۡعُ

ترجمہ:

✪ تُو اللہ کی نافرمانی کرنے کے باوجود اس کی محبت کا دعوی کرتا ہے، یہ عجیب وانوکھی بات عقل میں آنے والی نہیں۔

✪ اگر تیری محبت میں صداقت ہوتی تو تُو ضرور اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محب تو اپنے محبوب کی بات مانا کرتا ہے۔

نیا فیشن اور پردہ

نئے تعلیم یافتہ لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ان کی بیماریوں کا علاج یہ سوچا ہے کہ مسلمان مغربی تہذیب میں اپنے آپ کو فنا کرڈالیں اس طرح کے مرد تو داڑھیاں منڈوادیں مونچھیں لمبی کریں، نیکر (جانگھیا) کوٹ پتلون، ہیٹ استعمال کریں، نماز کو خیر باد کہہ دیں اور اپنے کو ایسا ظاہر کریں کہ یہ کسی انگریز کے فرزند ہیں اور عورتوں کو گھروں سے باہر نکالیں، پردہ توڑ دیں، اپنی بیویوں کو ساتھ لے کر بازاروں، کمپنی باغوں اور تفریح گاہوں میں گھومتے پھریں، رات کو بیگم کو لے کر سینما جائیں۔ بلکہ کالج اور اسکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کریں بلکہ مرد وعورتیں مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیلیں یہ بھوت ان عقلمندوں پر ایسا سوار ہوا ہے کہ جو ان کو سمجھاتا ہے اس کے یہ دشمن ہیں اس کو ملاں یا مسجد کا لوٹا یا پرانی ٹائپ کا بڈھا کہہ کر اس کا مذاق اڑا کر رکھ دیتے ہیں اخباروں اور رسالوں میں

برابر پردہ کے خلاف مضامین چھپ رہے ہیں قرآنی آیتوں اور احادیث شریفہ کو کھینچ تان کر پردہ کے خلاف چسپاں کیا جارہا ہے میں تو اب تک نہ سمجھ سکا کہ ان حرکتوں سے مسلم قوم ترقی کیوں کرسکے گی۔اور جن صاحبوں نے اپنے گھروں میں پیرس اور لندن کا نمونہ پیدا کیا ہے انہوں نے اب تک کتنے ملک جیتے اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنی ذات سے کیا فائدے پہنچائے ہم اس باب کی دو فصلیں کرتے ہیں پہلی فصل میں نئے فیشن کی خرابیاں اور دوسری فصل میں پردے کے فائدے اور بے پردگی کے نقلی اور عقلی نقصانات بیان کریں گے۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے۔ آمین

پہلی فصل

نئے فیشن کی خرابیاں

قرآن کریم فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (پ۲،البقرہ:۲۰۸)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

انسان کو قدرت نے دو قسم کے اعضاء دیئے ہیں ایک ظاہری دوسرے چھپے ہوئے ظاہری عُضو تو صورت چہرا آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چھپے ہوئے عضو دل، دماغ، جگر وغیرہ. مسلمان کامل ایمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صورت میں بھی مسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو اس میں ایمان کی شمع جل رہی ہو اور صورت ایسی ہو جو اللہ عزوجل! کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند تھی یعنی مسلمان کی سی اگر دل میں ایمان ہے مگر صورت بھگوان داس کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے سیرت بھی اچھی بناؤ اور صورت بھی۔ غور سے سنو! حضرت مغیرہ ابنِ

شیبہ جو کہ صحابی رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم ہیں،ایک باران کی مونچھیں کچھ بڑھ گئی تھیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مغیرہ! تمہاری مونچھیں بڑھ گئیں۔ کاٹ لوانہوں نے خیال کیا کہ گھر جاکر قینچی سے کاٹ دوں گا۔ مگر سرکاری فرمان ہوا کہ ہماری مسواک لو۔اس پر بڑھے ہوئے بال رکھ کر چھری سے کاٹ دو۔ یعنی اتنی بھی مہلت نہ دی کہ گھر جاکر قینچی سے کاٹیں، نہیں یہاں ہی کاٹ دو جس سے معلوم ہوا کہ بڑی مونچھیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو ناپسند تھیں دنیا میں ہزاروں پیغمبر تشریف لائے مگر کسی نبی نے نہ داڑھی منڈائی اور نہ مونچھیں رکھائیں، لٰہذا داڑھی فطرت یعنی سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے حدیث پاک میں ہے داڑھیاں بڑھاؤاور مونچھیں پست کرو اور مشرکین کی مخالفت کرو۔

(صحیح مسلم ، کتاب الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۹، ص ۱۵۴)

اس کے علاوہ بہت سے نقلی دلیلیں دی جاسکتی ہیں۔ مگر ہمارے نئے تعلیم یافتہ لوگ نقلی دلائل کے مقابلے عقلی باتوں کو زیادہ مانتے ہیں گویا گلاب کے پھول کے مقابلے میں گینڈے کے پھول ان کو زیادہ پیارے ہیں اس لئے عقلی باتیں بھی عرض کرتا ہوں سنو! اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں اتنے فائدے ہیں

(۱) گورنمنٹ نے ہزاروں محکمے بنادیئے ہیں، ریلوے،ڈاکخانہ،پولیس،فوج اور کچہری وغیرہ اور ہر محکمے کیلئے وردی علیٰحدہ علیٰحدہ مقرر کردی کہ اگر لاکھوں آدمیوں میں کسی محکمہ کا آدمی کھڑا ہو تو صاف پہچان میں آجاتا ہے،اگر کوئی سرکاری نوکر اپنی ڈیوٹی کے وقت اپنی وردی میں نہ ہو تو اس پر جرمانہ ہوتا ہے اگر بار بار کہنے پر نہ مانے تو برخاست کردیا جاتا ہے اسی طرح ہم بھی محکمہ اسلام اور سلطنت مصطفوی اور حکومت الٰہیہ کے نوکر ہیں ہمارے لئے علیٰحدہ شکل مقرر کردی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفٰے علیہ السلام کا غلام وہ کھڑا ہے اگر ہم نے اپنی وردی چھوڑ دی تو ہم بھی سزا کے مستحق ہوں گے۔

(۲) قدرت نے انسان کی ظاہری صورت اور دل میں ایسا رشتہ رکھا ہے کہ ہر ایک کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اگر آپ کا دل غمگیں ہے تو چہرہ پر اداسی چھا جاتی ہے اور دیکھنے والا کہہ دیتا ہے کہ خیر تو ہے چہرہ کیوں اداس ہے دل میں خوشی ہے تو چہرہ بھی سرخ و سپید ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی کو دق (یعنی ٹی.بی) کی بیماری ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ اس کو اچھی ہوا میں رکھو اچھے اور صاف کپڑے پہناؤ اس کو

فلاں دوا کے پانی سے غسل دو کہیے بیماری تو دل میں ہے یہ ظاہری جسم کا علاج کیوں ہو رہا ہے اسی لئے کہ اگر ظاہر اچھا ہو گا تو اندر بھی اچھا ہو جائے گا۔
تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے صاف کپڑے پہنے صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ سؤر کھانا شریعت نے اسی لے حرام فرمادیا کہ اس سے بے غیرتی پیدا ہوتی ہے کیونکہ سؤر بے غیرت جانور ہے اور سؤر کھانے والی قومیں بھی بے غیرت ہوتی ہیں جس کا تجربہ ہو رہا ہے اگر چیتے یا شیر کی چربی کھائی جائے تو دل میں سختی اور بربریت پیدا ہوتی ہے چیتے اور شیر کی کھال پر بیٹھنا اسی لئے منع ہے کہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے، غرضیکہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک ثابت ہو گی اس لئے حدیث پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جو کسی دوسری قول سے مشابہت پیدا کرے وہ ان میں سے ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۲۷، ج ۲، ص ۱۵۱)

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کی سی صورت بناؤ تاکہ مسلمانوں ہی کی طرح سیرت پیدا ہو۔(۳)ہندوستان میں اکثر ہندو مسلم فساد ہوتا رہتا ہے اور بہت جگہ سننے میں آیا کہ فساد کی حالت میں بعض مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے کیونکہ پہچانے نہ گئے کہ یہ مسلمان ہیں یا ہندو چنانچہ تیسرے سال جو بریلی اور پیلی بھیت میں ہندو مسلم فساد ہوا اس جگہ سے خبریں کہ بہت سے مسلمانوں کو خود مسلمانوں نے ہندو سمجھ کر فنا کردیا۔ یہ اس نئے فیشن کی برکتیں ہیں میرے ولی نعمت مرشد برحق حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب قبلہ دام ظلہم نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم ریل میں سفر کر رہے تھے کہ ایک اسٹیشن سے ایک صاحب سوار ہوئے جو بظاہر ہندو معلوم ہوتے تھے گاڑی میں جگہ تنگ تھی ایک لالہ جی سے ان کا جگہ لینے کا جھگڑا ہو گیا۔ لالہ جی کے ساتھی زیادہ تھے اس لئے لالہ جی نے ان حضرت کو خوب پیٹا مسلمان مسافر بیچ بچاؤ میں زیادہ نہ پڑے کیونکہ سمجھتے تھے کہ ہندو آپس میں لڑ رہے ہیں ہمارا زیادہ زور دینا خلافِ مصلحت ہے۔ بے چارے شامت کے مارے پٹ کٹ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے جب اگلے اسٹیشن پر اترے تو انہوں نے کہا

السلام علیکم تب معلوم ہوا کہ یہ حضرت مسلمان ہیں تب ہم نے افسوس کیا اور ان سے عرض کیا کہ حضرت آپ کے فیشن نے آپ کو اس وقت پٹوایا۔"

میں جب کبھی بازار وغیرہ جاتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ سلام کسے کروں معلوم نہیں کہ ہندو کون ہے اور مسلمان کون؟ بہت دفعہ کسی کو کہا اسلام علیکم انہوں نے فرمایا بندگی صاحب ہم شرمندہ ہو گئے۔ میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے مسلمان کی دکان سے چیز خریدوں مگر دوکاندار کی شکل ایسی ہوتی ہے کہ پہچان نہیں ہوتی کہ یہ کون ہیں اگر دوکان پر کوئی بورڈ لگا ہے جس کے نام سے معلوم ہو گیا کہ یہ مسلمان کی دوکان ہے تو خیر ورنہ بہت دشواری ہوتی ہے غرضیکہ مسلمانوں کو چاہے کہ شکل اور لباس میں کفار سے علیٰحدہ رہیں (۴) کسی کو نہیں معلوم کہ اس کی موت کہاں ہو گی۔ اگر ہم پردیس میں مر گئے جہاں ہمارا جان پہچان والا کوئی نہ ہو تو سخت مشکل درپیش ہو گی۔ لوگ پریشان ہوں گے کہ ان کو دفن کریں یا آگ میں جلادیں کیونکہ صورت سے پہچان نہ پڑے گی چنانچہ چند سال پیشتر علی گڑھ کے ایک صاحب کا ریل میں انتقال ہو گیا خبر ہونے پر رات میں نعش اتارلی گئی مگر اب یہ فکر ہوئی کہ یہ ہے کون؟ ہندو یا مسلمان اس کو سپردِ خاک کریں یا آگ میں ڈالیں آخر ان کا ختنہ دیکھا گیا تب پتہ لگا کہ یہ مسلمان ہیں خلاصہ یہ ہے کہ کفار کی سی شکل اور ان کا سا لباس زندگی میں بھی خطرناک ہے اور مرنے کے بعد بھی۔ (۵) زمین میں جب بیج بویا جاتا ہے تو اولاً ایک سیدھی سی شاخ ہی نکلتی ہے پھر آ کر ہر طرف پھیلتی ہے پھر اس میں پھل نکلتے ہیں اگر کوئی شخص اس کی چوطرف کی شاخوں اور پتوں کو کاٹ ڈالے تو پھل نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح کلمہ طیبہ ایک بیج ہے جو مسلمان کے دل میں بویا گیا، پھر صورت اور ہاتھ پاؤں، آنکھ، ناک کی طرف اس درخت کی شاخیں چلیں کہ اس کلمہ نے مسلمان کی آنکھ کو غیر صورتوں سے علیٰحدہ کر دیا۔ ہاتھ کو حرام چیز کے چھونے سے روک دیا۔ صورت پر ایمانی آثار پیدا کر دیئے کان کو غیبت سننے اور زبان کو جھوٹ بولنے غیبت کرنے سے روکا جو شخص دل سے مسلمان تو ہو مگر کافروں کی سی صورت بنائے اپنے ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھ، ناک، کان کو حرام کاموں سے نہ روکے وہ اسی شخص کی طرح ہو گا جو آم کا بیج بودے اور اس کی تمام شاخیں وغیرہ کاٹ ڈالے جس طرح وہ

بیوقوف پھل سے محروم رہے گا اسی طرح یہ مسلمان اسلام کے پھلوں سے محروم رہے گا(٦) پکا رنگ وہ ہوتا ہے جو کسی پانی یا دھوبی سے نہ چھوٹے اور کچا رنگ وہ جو چھوٹ جائے۔

تو اے مسلمانو! تم اللہ عزوجل! کے رنگ میں رنگ ہوئے ہو۔

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۖ

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اللہ کی رینی (رنگائی) لی اور اللہ سے بہتر کس کی رینی(رنگائی)؟ (پ1، البقرہ138)

گر تم کفار کو دیکھ کر اپنے رنگ کو کھو بیٹھے تو جان لو کہ تمہارا رنگ کچّا تھا۔ اگر پکا رنگ ہوتا تو اوروں کو رنگ آتے۔

مسلمانوں کے عذر

ہم مسلمانوں کے وہ عذر بھی پیش کردیں جو کہ وہ بیان کرتے ہیں اور جس سے اپنی مجبوریوں کا اظہار کرتے ہیں۔(ا) خدا دِل کو دیکھتا ہے۔ شکل کو نہیں دیکھتا، دل صاف چاہے حدیثِ میں ہے "اِنَّ اللّٰہَ لَایَنۡظُرُاِلٰی صُوَرِکُمۡ بَلۡ یَنۡظُرُاِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ" (یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے نہیں بلکہ تمہارے دل دیکھتا ہے۔) یہ عذر پڑھے لکھے مسلمان کرتے ہیں۔

(بحوالہ : صحیح مسلم ،کتاب البر والصلۃ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ،
باب تحریم ظلم المسلم۔۔۔۔۔الخ،الحدیث ٢٥٦٤،ص١٣٨٧)

جواب: اچھا صاحب اگر ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں دل کا اعتبار ہے تو آپ میرے گھر کھانا کھاؤ یا شربت پیؤ اور میں نہایت عمدہ بادام کا شربت یا عمدہ بریانی کھلاؤں پلاؤں مگر گلاس یا رکابی میں اوپر کی طرف خوب اچھی گندگی پلیدی لگادوں۔ آپ اس برتن میں کھالوگے؟ ہرگز نہیں۔ کیوں جناب! برتن کا کیا اعتبار؟ اس کے اندر کی

چیز تو اچھی ہے جب تم بُرے برتن میں اچھی غذا نہیں کھاتے پیتے رب تعالیٰ تمہاری بُری صورتوں کیساتھ اچھے اعمال کیونکر قبول فرماویگا۔

اگر قرآن شریف پڑھو تو لطف جب ہے کہ منہ میں قرآن شریف ہو۔اور صورت پر اس کا عمل ہو اگر تمہارے منہ قرآن ہے اور صورت قرآن شریف کے خلاف تو گویا اپنے عمل سے تم خود جھوٹے ہو۔بادشاہ کے آنے کیلئے گھر اور گھر کا دروازہ دونوں صاف کرو کیونکہ بادشاہ دروازے سے آوے گا اور گھر میں بیٹھے گا اسی طرح قرآن شریف کیلئے دل اور صورت دونوں سنبھالو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ صورتوں کے ساتھ دل کو بھی دیکھتا ہے اگر اس کا وہ مطلب ہوتا جو تم سمجھتے ہو تو پھر سر پر چوٹی کان میں جنیوا اور پاؤں میں دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہونا چاہیے تھا، حالانکہ فقہا فرماتے ہیں کہ چوٹی رکھنا، زنار باندھنا کفر ہے۔

(۲) اسلامی شکل سے ہماری عزت نہیں ہوتی جب ہم انگریزی لباس میں ہوتے ہیں تو ہماری عزت ہوتی ہے کیونکہ وہ ترقی یافتہ قوم کا لباس ہے۔

جواب: آدمی کی عزت لباس سے نہیں بلکہ لباس کی عزت آدمی سے ہے اگر تمہارے اندر کوئی جوہر ہے یا اگر تم عزت اور ترقی والی قوم کے فرد ہو۔تو تمہاری ہر طرح عزت ہوگی کوئی بھی لباس پہنو اگر ان چیزوں سے خالی ہو تو کوئی لباس پہنو عزت نہیں ہوگی۔ابھی کچھ دن پہلے گاندھی اور اس کے دوسرے ساتھی گول میز کانفرس میں شریک ہونے کیلئے لندن گئے جب خاص پارلیمنٹ کے دفتر پہنچے تو مسٹر گاندھی اسی چوٹی اور اسی لنگوٹی میں تھے جو ان کا اپنا قومی لباس ہے سوبھاش چندر بوس نے ایک بار لندن کا سفر کیا تو اپنی گائے اپنی دھوتیا، لٹیا اپنے ساتھ لے گئے کہیے کیا اس لباس سے ان کی عزت گھٹ گئی؟ آج مسلمانوں کے سوا تمام قومیں سکھ ہندو بلکہ کاٹھیاواڑ میں بہرے اور خوجہ ہمیشہ اپنے قومی لباس میں رہتے ہیں سکھ کے منہ پر داڑھی سر پر بال ہاتھ میں لوہے کا کڑا ہر جگہ رہتا ہے کیوں صاحب! کیا وہ دنیا میں ذلیل ہیں سچ ہے کہ جو انکی اس لباس میں

عزت ہے وہ تمہاری بوٹ سوٹ میں نہیں، دوستو! اگر عزت چاہتے ہو تو سچے مسلمان بنو اور اپنی مسلم قوم کو ترقی دو۔

(۳) آخر داڑھی میں فائدہ کیا ہے؟ کہ مولوی اس کے اتنے پیچھے پڑے ہیں؟

جواب: داڑھی اور تمام اسلامی لباس کی خوبیاں ہم بیان کر چکے ہیں اب بھی عرض کرتے ہیں کہ اسلام کے ہر کام میں صدہا حکمتیں ہیں سنو! مسواک سنّت ہے اس میں بہت فائدے ہیں دانتوں کو مضبوط کرتی ہے مسوڑھوں کو فائدہ مند ہے منہ کو صاف کرتی ہے گندہ دہنی کی بیماری کو فائدہ مند ہے معدہ درست کرتی ہے یعنی ہضم کرتی ہے آنکھوں کی روشنی بڑھاتی ہے زبان میں قوت پیدا کرتی ہے دانتوں کو صاف رکھتی ہے جانکنی کو آسان کرتی ہے، بلغم کو کاٹتی ہے، پِت دور کرتی ہے سَر کی رگوں کو مضبوط کرتی ہے موت کے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے غرضیکہ اسکے فائدے ۳۶ ہیں دیکھو شامی اور طب کی کتابیں۔ اسی طرح ختنہ ڈیڑھ سو بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہے باہ کو قوی کرتا ہے انسان کی قوت مردی کو بڑھاتا ہے، اس جگہ میل وغیرہ جمع نہیں ہونے دیتا ،اولاد قوی پیدا کرتا ہے، ختنہ والے کی عورت کسی طرف رغبت نہیں کرتی بعض بیماریوں میں ڈاکٹر ہندوؤں کے بچوں کا بھی ختنہ کرادیتے ہیں۔ ناخن میں ایک زہریلا مادہ ہوتا ہے اگر ناخن کھانے یا پانی میں ڈبوئے جائیں تو وہ کھانا بیماری پیدا کرتا ہے اسی لئے انگریز وغیرہ چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہیں کیونکہ عیسائیوں کے یہاں ناخن بہت کم کٹواتے ہیں اور پرانے زمانے کے لوگ وہ پانی نہیں پیتے تھے جس میں ناخن ڈوب جائیں مگر اسلام نے اسکا یہ انتظام فرمایا کہ ناخن کٹوانیکا حکم دیا اور چھری کانٹے کی مصیبت سے بچایا اسی طرح مونچھوں کے بالوں میں زہریلا مادہ موجود ہے اگر مونچھیں بڑی بڑی ہوں اور پانی پیتے وقت پانی میں ڈوب جائیں تو پانی صحت کے لئے نقصان دہ ہوگا اسی لئے اب موجودہ فیشن کے لوگ مونچھ منڈوانے لگے۔ اس کا اسلام نے یہ انتظام فرمایا کہ مونچھیں کاٹنے کا حکم دے دیا۔ کیونکہ مونچھیں منڈانے سے نامردی پیدا ہوتی ہے۔

داڑھی کے بھی بہت فائدے ہیں سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ داڑھی مرد کے چہرے کی زینت ہے اور منہ کا نور جیسے عورت کیلئے سر کے بال یا انسان کیلئے آنکھوں کے پلک اور بھویں (بروٹے) زینت ہیں۔ اسی

طرح مرد کیلئے داڑھی۔ اگر عورت اپنے سر کے بال منڈا دے تو بری معلوم ہو گی یا کوئی آدمی اپنی بھویں (بروٹے) اور پلکیں صاف کرادے وہ بُرا معلوم ہو گا۔ اسی طرح مرد داڑھی منڈانے سے بُرا معلوم ہوتا ہے۔

دوسرا فائدہ: یہ ہے کہ داڑھی مرد کو بہت سے گناہوں سے روکتی ہے کیونکہ داڑھی سے مرد پر بزرگی آجاتی ہے اسکو بُرے کام کرتے ہوئے یہ غیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی دیکھ لے گا تو کہے گا کہ ایسی داڑھی اور تیرے ایسے کام۔ داڑھی کی بھی تجھ کو لاج نہ آئی اس خیال سے وہ بہت سی چھچھوری باتیں اور کھلم کھلا برے کام سے بچ جاتا ہے یہ آزمائش ہے کہ نماز اور داڑھی بفضلہ تعالیٰ برائیوں سے روکتی ہے تیسرا یہ کہ داڑھی کے بالوں سے قوت مردی بڑھتی ہے۔ ایک حکیم صاحب کے پاس ایک نامرد آیا جس نے شکایت کی کہ میں نے اپنی کمزوری کا بہت علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا انہوں نے فرمایا کہ داڑھی رکھ لے یہ اس کا آخری اور تیر بہدف نسخہ ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ قدرت نے انسان کے بعض عضوؤں کا بعض سے رشتہ رکھا ہے اوپر کے دانت اور داڑھوں کا آنکھوں سے تعلق ہے اگر کوئی شخص اوپر کی داڑھیں نکلوادے تو اسکی آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں پاؤں کے تلوؤں کا بھی آنکھوں سے تعلق ہے کہ اگر آنکھوں میں گرمی ہو تو تلوؤں کی مالش کی جاتی ہے اگر نیند نہ آوے تو پاؤں کے تلوؤں میں گھی اور نمک کی مالش نیند لاتی ہے اسی طرح داڑھی کا تعلق خاص مرد کی قوتوں اور منی سے ہے اسی وجہ سے عورت کے داڑھی نہیں ہوتی اور نابالغ بچہ جس میں منی کا مادہ نہیں ہوتا اور ہجڑا (نامرد یعنی زنانہ) کے داڑھی نہیں ہوتی بلکہ اگر کسی مرد کے داڑھی ہو اور اسکے فوطے نکال دیئے جائیں تو داڑھی خو بخود جھڑ جائیگی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام لوگوں میں مشہور ہے کہ مولویوں کے اولاد بہت ہوتی ہے اور مولوی کی بیوی آوارہ نہیں ہوتی اسکی وجہ داڑھی ہی ہے اور ناف کے نیچے کے بال قوتِ مردی کیلئے نقصان دہ ہیں اسی لئے شریعت نے انکے صاف کرنیکا حکم دیا ہے اگر ہو سکے تو آٹھویں روز استرے سے ورنہ پندرہویں یا بیسویں دن ضرور لے۔ غرضیکہ سنت کے ہر کام میں حکمتیں ہیں ہم نے ایک کتاب لکھی ہے "انوار القرآن" جس میں نماز کی رکعتیں، وضو، غسل اور تمام اسلامی کاموں کی حکمتیں بیان کی ہیں۔ حتیٰ کہ یہ بھی اس میں بتایا ہے کہ جو سزائیں اسلام نے مقرر فرمائی ہیں مثلاً چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا، زنا کی سزا رجم کرنا اس میں کیا حکمتیں ہیں نیز ہم نے اپنی تفسیرِ نعیمی میں اسلامی احکام کے فوائد اچھی طرح بیان کر دیئے اس کا مطالعہ

کرو۔ مونچھ کے بال بھی قوتِ مردی کیلئے فائدہ مند ہیں مگر ان کی نوکوں میں زہریلا اثر ہے اس لئے ان کو کاٹ تو دو مگر بالکل نہ مونڈو۔

(۴) آج دنیا میں ہر جگہ داڑھی منڈوں کی ہی بادشاہت ہے مال، دولت، حکومت، انہی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ برکت والی چیز ہے (مسلمان یہ مذاق میں کہتے ہیں)۔

جواب: اگر داڑھی منڈانے سے بادشاہت مل جاتی ہے حکومت، دولت، عزت ہاتھ آتی ہے تو جناب والا! آپ کو داڑھی منڈاتے، ہیٹ لگاتے، کوٹ پتلون پہنتے ہوئے عرصہ گزر گیا۔ آپ کو تو حکومت کیا کوئی چیز بھی نہیں ملی، پھر تمام بھنگی، چمار، چوہڑے اور ہر قوم یہ کام کرتی ہے وہ کیوں بادشاہ نہیں بن گئی؟

دوستو! عزت، حکومت، دولت تم کو جو بھی ملے گا وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی غلامی سے ملے گا۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

آج غیروں کو اس لئے تمہارا حاکم کر دیا گیا کہ تم میں حکومت کی اہلیّت نہ رہی ورنہ یہ تمام عزتیں تمہارے ہی لئے تھیں، یاد رکھو! ساری قومیں آگے بڑھ کر ترقی کریں گی، مگر تم ساڑھے تیرہ سو برس پیچھے ہٹ کر۔ سلطان اورنگزیب شاہجہان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اسی طرح عرب و عجم کے تقریباً سارے اسلامی بادشاہ داڑھی والے ہی گزرے۔

لطیفہ: ایک مسلمان ہم سے کہنے لگے کہ اسلام نے ہم کو ترقی سے روکا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ فرمانے لگے کہ اس نے سود تو حرام کر دیا اور زکوٰۃ فرض کر دی۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

کیونکر ہو ان اصولوں میں افلاس سے نجات
یاں سود تو حرام ہے اور فرض ہے زکوٰۃ!

آج دوسری قومیں سود کی وجہ سے ترقی کررہی ہیں۔اگر ہم سود کا لین دین کریں تو ہم بھی ترقی کرسکتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا آج دنیا میں جو بھی مصیبت ہے وہ سود ہی کی وجہ سے ہے، بڑے بڑے بیوپاریوں کا ایک دم جو دیوالیہ ہوجاتا ہے وہ یا تو سٹے(جوئے)کی وجہ سے یا ہنڈی کے لین دین (سودی کاروبار)سے،اگرآدمی اپنی پونجی کے مطابق کام کرے اور محنت،مشقت اور دیانت داری سے تجارت کرے تواس کی تجارت ٹھوس اوران شاءاللہ عزوجل!لازوال ہوگی اورزکوٰۃ نکالنے سے اپنامال محفوظ ہوجاتاہے جیسے گورنمنٹ کا حق ادا کرنے سے مال محفوظ ہوتا ہے زکوٰتی مال برباد نہیں ہوتابلکہ بڑھتاہے انگور اور بیر کے درخت کی شاخیں کاٹنے سے زیادہ پھل آتاہے اسی طرح زکوٰۃ دینے سے مال زیادہ ہوتاقدرت نے ہر چیز سے زکوٰۃ لی ہے آپ کے جسم پر بیماریاں آتی ہیں یہ تندرستی کی زکوٰۃ ہے ناخن اور بال کٹوائے جاتے ہیں یہ عضو کی زکوٰۃ،توچاہے کہ مال کی بھی زکوٰۃ ہو مسلمانوں کے زوال کی وجہ سے ان کی بیکاری، تجارت سے نفرت اور آوارگی ہےاور یہ تو تجربہ ہے کہ مسلمان کے لئے سود پھیلتا نہیں۔آخرکارتباہی لاتاہے دوسری قوم سود سے بڑھ سکتی ہے مگر مسلمان اِن شاءاللہ عزوجل! سود لینے سے نہ بڑھے گا۔بلکہ زکوٰۃ دینے سے۔ پائخانہ کا کیڑا پائخانہ(گو) کھاکرزندگی گزارتاہے مگر بلبل کی غذا پھول ہے۔ مسلمانو!تم بلبل ہو پھول یعنی حلال کمائی حاصل کرکے کھاؤ۔ حرام پر نہ للچاؤ۔ حلال میں برکت ہے حرام میں بے برکتی، دیکھوایک بکری سال میں ایک یادو بچے ہی دیتی ہےاور ہزارہا بکریاں ہرروزذبح ہوجاتی ہیں اور کتیاسال میں چھ سات بچے دیتی ہےاور کوئی کتاذبح نہیں ہوتامگر پھر بھی بکریوں کے جھنڈ کے جھنڈاور ریوڑ دیکھنے میں آتے ہیں اور کتوں کاریوڑآج تک نظرنہ پڑا کیوں؟اس لئے کہ بکری حلال اور کتاحرام لہٰذا بکری میں برکت ہے۔

(5) داڑھی، مونچھ، کپڑاہماری اپنی چیزیں ہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں مولوی لوگ اس پر کیوں پابندیاں لگاتے ہیں،گھر کی کھیتی ہے جس وقت چاہواور جس طرح چاہوکاٹواوراستعمال کرو۔

جواب: یہ غلط خیال ہے کہ یہ چیزیں ہماری اپنی ہیں نہیں ہر چیز رب تعالٰی کی ہے ہم کو چند روزہ استعمال کیلئے دی گئی ہے پھر چیز مالک کی ہی ہوگی، کسی نے کسی سے چرخہ مانگا تو جو سوت کات لیا وہ اپنا اور پھر چرخہ چرخے والے کا، اعمال سوت ہیں اور یہ جسم چرخہ، کارخانے سے کسی کو ایک مشین ملی مگر وہ آدمی اس مشین کے کل پُرزوں کو چلانے سے بے خبر ہے تو مشین کے ساتھ ایک کتاب بھی ملتی ہے جس میں ہر پُرزے کے استعمال کا طریقہ لکھا ہوتا ہے اور کمپنی کی طرف سے کچھ آدمی بھی مشین سکھانے والے مقرر ہوتے ہیں کہ بے علم لوگ اس کتاب کو دیکھیں اور اس استاد سے مشین چلانا سیکھیں۔ اگر یونہی کوئی غلط سلط مشین چلانا شروع کردے تو بہت جلد مشین توڑ ڈالے گا اور ممکن ہے کہ مشین سے خود بھی چوٹ کھا جائے اسی طرح ہمارا جسم مشین ہے ہاتھ پاؤں وغیرہ اس کے پرزے ہیں یہ مشین ہم کو قدرت کے کارخانے سے ملی ہے اس کا استعمال سکھانے کیلئے کارخانہ کے مالک نے ایک کتاب بنائی جس کا نام ہے "قرآن مجید" اور اس مشین کا کام سکھانے کیلئے ایک استادوں کا اُستاد دنیا بھر کا معلّم بھیجا جس کا نام پاک ہے مُحمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اس استاذُ الکل نے ہم کو مشین چلا کر دکھادی اور قرآن مجید نے پکار دیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

اے غافلو! اے مشین والو! اگر مشین صحیح طریقہ سے چلانا چاہتے ہو تو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے طریقہ پر چلاؤ جیسے جسم پر جان حکومت کرتی ہے کہ ہر عضو اس کی مرضی سے حرکت کرتا ہے اس طرح اس جان پر اس سلطان کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو حاکم بناؤ کہ جو حرکت ہو ان ہی کی رضا سے ہو اسی کا نام تصوّف ہے اور یہ ہی حقیقت، معرفت، اور طریقت کا مغز ہے حضرت صدر الافاضل حضرت محمد نعیم الدین مراد آبادی دام ظلہم نے خوب فرمایا:

کھول دو سینہ مرا فاتحِ مکہ آکر
کعبۂ دل سے صنم کھینچ کے کردو باہر

آپ آجائیے قالب میں مرے جاں بن کر
سلطنت کیجئے اس جسم میں سلطاں بن کر

اسلامی شکل اور لباس

اسلامی شکل یہ ہے کہ سر کے بال یا تو سب رکھائے یا سب کٹوادے یا سب منڈائے کچھ بال رکھنا کچھ کٹوانا منع ہیں، جیسے کہ انگریزی بال میں ہوتا ہے ایسے ہی کچھ بال رکھنا اور کچھ منڈانا منع ہے۔ جیسے کہ بعض لوگ بیچ سر پر پان رکھواتے ہیں یا بعض لوگ سر کے اگلے حصّے پر چھجے رکھواتے ہیں یا بعض جاہل مسلمان کسی بزرگ کے نام کی بچوں کے سروں پر ہندوؤں کی طرح چوٹی رکھتے ہیں۔ یہ سب منع ہے اور جس کے کل بال رکھے ہوں وہ یا تو کان کی لو تک، یا کندھوں تک رکھے یعنی تا بگوش یا تا بدوش۔ کہ یہ سنت ہے اور زیادہ لمبے بال رکھنا اور اس میں چوٹی مانگ عورتوں کی طرح کرنا منع ہے۔

مونچھ اس قدر کاٹنا ضروری ہے کہ اوپر کے ہونٹ کی ڈوری کھل جائے بالکل نہ کٹوانا یا بالکل منڈا دینا منع ہے اور داڑھی ایک مٹھی رکھنا ضروری ہے یعنی ٹھوڑی کے نیچے جو بال ہیں انکو اپنی مٹھی میں پکڑے جو مٹھی سے آگے نکلے ہوں وہ کٹوادے یعنی مٹھی سے کم کرنا بھی منع اور مٹھی سے زیادہ لمبی رکھنا بھی منع ہے اب رہی آس پاس کی داڑھی یعنی جبڑوں پر کے بال وہ جس گول دائرے میں آجائیں وہ نہ کٹوائے اور جو دائرے سے نکل جائیں وہ کٹوادے یعنی جبکہ ٹھوڑی کے نیچے کے بال ایک مٹھی لمبے ہوں اور اسکے دائرے میں جس قدر بال آجائیں اسکا کٹوانا بھی منع ہے۔ ناک کے بال کٹوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے اگر بغل کے بال بھی استرے سے مونڈے جائیں تو بھی حرج نہیں ناف کے نیچے کے بال مونڈنا سنت ہے قینچی سے کاٹنا نحوست کا سبب ہے ہاتھوں پاؤں کے ناخن کٹوانا بھی سنت ہے بہتر یہ ہے کہ سارے کام ہر ہفتہ میں ایک بار ضرور کرے اگر ہر ہفتہ نہ کرسکے تو چالیس دن سے زیادہ دیر نہ لگائے۔ مرد کو اپنے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زینت کیلئے منع ہے۔

اسلامی لباس

اسلامی لباس یہ ہے کہ مرد کو ناف سے گھٹنے تک کا جسم ڈھکنا فرض ہے اگر نماز میں کھلا رہا تو نماز نہ ہو گی۔اور نماز کے سوا بھی اگرچہ اکیلے میں ہی بلاوجہ کھولے تو گنہگار ہو گا اس کے سوا باقی لباس میں بہتر یہ ہے کہ پگڑی سر پر باندھے اور پوری آستین کی قمیص یا کُرتہ پہنے اور ٹخنوں سے اُونچا تہبند یا پاجامہ پہنے ان کپڑوں کے سوا چکن،واسکٹ جو کچھ بھی پہنے وہ کافروں کے لباس کی طرح نہ ہو۔پگڑی کے نیچے ٹوپی ہونا چاہے اگر ٹوپی نہ ہو تو بھی سر کی کھوپڑی ڈھک لے اگر کھوپڑی کھلی رہی اور آس پاس پگڑی لپیٹی رہی تو سخت بُرا ہے اور اگر فقط ٹوپی اوڑھے تو ایسی ٹوپی سے بچے جو کفار یا فاسقوں کی خاص ٹوپی ہے جیسے گاندی کیپ،ہیٹ،ہندوانی گول ٹوپی،ایک قاعدہ یاد رکھو وہ یہ کہ جو لباس کافروں کی قومی نشانی ہو اسکا استعمال مسلمانوں کو حرام ہے جیسے ہیٹ اور ہندوانی دھوتی وغیرہ اور جو لباس کہ کافروں کی مذہبی پہچان بن چکا ہے اسکا استعمال کفر ہے جیسے کہ ہندوانی چوٹی اور زنّار اور عیسائی قوم کا صلیبی نشان وغیرہ یعنی جس لباس کو دیکھ کر لوگ جانیں کہ یہ ہندو یا عیسائی کا لباس ہے اس لباس سے مسلمانوں کو بچنا ازحد ضروری ہے۔

دوسری ضروری باتیں اپنے گھر میں اللہ تعالٰی اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا چرچا رکھو اپنی بیوی بچوں کو نماز کا سخت پابند بناؤ۔سات برس کے بچوں کو نماز کا حکم دو اور دس برس کے بچوں کو مار مار کر نماز پڑھاؤ رات کو جلدی سو جاؤ صبح کو جلد جاگو اپنے بچوں کو جلد جگادو۔کیونکہ وہ رحمت کے نازل ہونے کا وقت ہے بچوں کو تعلیم دو کہ وہ ہر کام بِسْمِ اللّٰہِ سے شروع کریں اور صبح کے وقت تمہارے گھروں سے قرآن کریم کی آوازیں آتی ہوں کہ قرآن شریف کی آواز مصیبتوں کو ٹالتی ہے جب ایک گھنٹہ ان نیک کاموں میں خرچ کرو پھر اللہ عزوجل! کا نام لے کر دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو جاؤ عورتوں کا لباس دوسری فصل میں بیان ہو گا۔

دوسری فصل

عورتوں کا پردہ

عورتوں کیلئے پردہ بہت ضروری چیز ہے اور بے پردگی بہت ہی نقصان دہ، اے مسلم قوم! اگر تو اپنی دینی اور دنیوی ترقی چاہتی ہے تو عورتوں کو اسلامی حکم کے مطابق پردے میں رکھ ہم اس کے متعلق ایک مختصر سي گفتگو کر کے پردے کے عقلی اور نقلی دلائل اور بے پردگی کے نقصان بیان کرتے ہیں۔

قدرت نے اپنی مخلوق کو علیٰحدہ علیٰحدہ کاموں کیلئے بنایا ہے اور جس کو جس کام کیلئے بنایا ہے اسکے مطابق اس کا مزاج بنایا، ہر چیز سے قدرتی کام لینا چاہے جو خلافِ فطرت کام لے گا وہ خرابی میں پڑے گا۔ اسکی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ ٹوپی سر پر رکھنے اور جوتا پاؤں میں پہننے کیلئے ہے جو جوتا سر پر باندھ لے اور ٹوپی پاؤں میں لگالے وہ دیوانہ ہے، گلاس پانی پینے اور اگالدان تھوکنے کے لئے ہے جو کوئی اگالدان میں پانی پیئے اور گلاس میں تھوکے وہ پورا پاگل ہے، بیل کی جگہ گھوڑا اور گھوڑے کی جگہ بیل کام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح انسان کے دو گروہ کئے گئے ہیں ایک عورت دوسرے مرد۔ عورت کو گھر میں رہ کر اندرونی زندگی سنبھالنے کیلئے بنایا گیا ہے اور مرد کو باہر پھر کر کھانے اور باہر کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بنایا۔ مثل مشہور ہے کہ کہ پچاس عورتوں کی کمائی میں وہ برکت نہیں جو ایک مرد کی کمائی میں ہے اور پچاس مردوں سے گھر میں رونق نہیں جو ایک عورت سے ہے، اسی لئے شوہر کے ذمہ بیوی کا سارا خرچ رکھا ہے اور بیوی کے ذمہ شوہر کا خرچہ نہیں۔ کیونکہ عورت کمانے کیلئے بنی ہی نہیں اسی لئے عورتوں کو وہ چیزیں دیں جس سے اس کو مجبوراً گھر میں بیٹھنا پڑے۔ اور مردوں کو اس سے آزاد رکھا۔ جیسے بچے جننا، حیض و نفاس آنا۔ بچوں کو دودھ پلانا وغیرہ اسی لئے بچپن سے ہی لڑکوں کو بھاگ دوڑ، اُچھل کود کے کھیل پسند ہیں جیسے، کبڈی، کسرت، ڈنڈ لگانا وغیرہ اور لڑکیوں کو قدرتی طور پر وہ کھیل پسند ہیں جن میں بھاگنا دوڑنا نہ ہو بلکہ ایک جگہ بیٹھا رہنا پڑے جیسے گڑیا سے کھیل۔ سینا پرونا چھوٹی چھوٹی روٹیاں پکانا آپ نے کسی چھوٹی بچی کو کبڈی کھیلتے، ڈنڈ لگاتے نہ دیکھا ہو گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے لڑکوں کو باہر کیلئے اور لڑکیوں کو گھر کی اندر کیلئے پیدا کیا ہے۔ اب جو شخص

عورتوں کو باہر نکالے یا مردوں کو اندر رہنے کا مشورہ دے وہ ایسا ہی دیوانہ ہے جیسا کہ جوٹوپی پاؤں میں اور جوتا سر پر رکھے۔

جب آپ نے اتنا سمجھ لیا کہ مرد اور عورت ایک ہی کام کیلئے نہ بنے بلکہ علیٰحدہ علیٰحدہ کاموں کیلئے تو اب جو کوئی ان دونوں فریقوں کو ایک کام سپرد کرنا چاہے وہ قدرت کا مقابلہ کرتا ہے اس کو کبھی بھی کامیابی نہ ہوگی۔ گویا یوں سمجھو کہ عورت اور مرد زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں اندورنی اور گھریلو دونوں کیلئے عورت گھر اور مرد باہر کیلئے اگر آپ نے عورت اور مرد دونوں کو باہر نکال دیا تو گویا آپ نے زندگی کی گاڑی کا ایک پہیہ نکال دیا تو یقیناً گاڑی نہ چل سکے گی۔ اب ہم عقلی اور نقلی دلائل پردہ کے متعلق عرض کرتے ہیں۔

(۱) سب مسلمان جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ایسی مائیں کہ تمام جہان کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان اگر وہ بیویاں مسلمانوں سے پردہ نہ کرتیں تو ظاہراً کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا تھا کیونکہ اولاد سے پردہ کیسا۔ مگر قرآن کریم نے ان پاک بیویوں سے خطاب کرکے فرمایا،

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

یعنی اے نبی کی بیویو! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو۔ اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ22،الاحزاب33)

اس میں تو ان بیویوں سے کلام تھا۔ اب مسلمانوں سے حکم ہو رہا ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ

یعنی اے مسلمانو! جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی استعمال کی چیز مانگو، تو پردے کے باہر سے مانگو۔(پ22،الاحزاب:53)

دیکھو بیویوں کو اُدھر گھروں میں روک دیا اور مسلمانوں کو باہر سے کوئی چیز مانگنے کا یہ طریقہ سکھایا۔

(۲)مشکوٰۃباب النظرالی لمخطوبہ میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی دوبیویوں حضرتِ امِ سلمہ اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف فرماتھے کہ اچانک حضرت عبد اللہ ابن مکتوم جو کہ نابینا تھے آگئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں بیویوں سے فرمایا: کہ اِحۡتَجِبَامِنۡہُ ان سے پردہ کرو۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔

(جامع الترمذی،کتاب الادب،باب ماجاء ۔۔۔۔۔الخ
الحدیث ۲۷۸۷،ج۷، ص ۳۵۲)

اس سے معلوم ہوا کہ صرف یہ ہی ضروری نہیں کہ مرد عورت کو نہ دیکھے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اجنبی عورت غیر مرد کو نہ دیکھے۔دیکھو یہاں مرد نابینا ہیں مگر پردہ کا حکم دیا گیا۔

(۳) ایک لڑائی میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں آگے آگے حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ گیت گاتے ہوئے جارہے ہیں لشکر کے ساتھ کچھ باپردہ عورتیں بھی ہیں حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش آواز تھے ارشاد فرمایا: اے آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا گیت بند کرو کیونکہ میرے ساتھ کچی شیشیاں ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الآدب ، باب البیان والشعر ، الفصل الثانی ، الحدیث ۴۸۰۶، ج ۳ ، ص ۱۸۸) (وصحیح مسلم ،کتاب الفضائل ، باب رحمۃالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الحدیث ۲۳۲۳ ، ص ۱۲۶۹)

اس میں عورتوں کے دلوں کو کچی شیشیاں فرمایا، جس سے معلوم ہوا ہے کہ پردہ میں رہ کر بھی عورت مرد کا اور مرد عورت کا گانانہ سنیں۔

(۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کو بھی حکم تھا کہ نمازِ عید اور دوسری نمازوں میں حاضر ہوا کریں اسی طرح وعظ کے جلسوں میں شرکت کیا کریں کیونکہ اسلام بالکل نیا نیا دنیا میں آیا

تھا۔اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وعظ عورتیں نہ سنتیں تو شریعت کے حکم اپنے لئے کیسے معلوم کرتیں مگر پھر بھی ان کے نکلنے میں بہت پابندیاں لگادی گئی تھیں کہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں، بیچ راستہ کسی غیر سے بات نہ کریں فجر کی نماز اس قدر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی کہ عورتیں پڑھ کر نکل جائیں اور کوئی پہچان نہ سکے عورتیں مردوں سے بالکل پیچھے کھڑی ہوتی تھیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خلافت کے زمانہ میں ان کو مسجدوں میں آنے اور عید گاہ جانے سے بھی روک دیا عورتوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی کہ ہم کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیک کاموں سے روک دیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایا کہ اگر حضور علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس زمانہ کو دیکھتے تو عورتوں کو مسجدوں سے روک دیتے دیکھو شامی وغیرہ۔

(رد المحتار،کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ الجنازۃ ، مطلب فی حمل المیت ، ج ۳ ، ص ۱۶۲ صحیح البخاری ، کتاب الاذان ، باب انتظار الناس ـــــ الحدیث ۸۶۹ ، ج۱ ،ص ۳۰۰)

ان احادیث میں غور کرو کہ وہ زمانہ نہایت خیر و برکت کا۔یہ زمانہ شر و فساد کا،اس وقت عام مرد پرہیز گار،اب نہایت آزاد اور فسّاق اور فجّار،اس وقت عام عورتیں پاک دامن حیاوالی اور شرمیلی۔اب عام عورتیں بے غیرت،آزاد اور بے شرم جب اس وقت عورتوں سے پردہ کرایا گیا تو کیا یہ وقت اس وقت سے اچھا ہے؟ہم نے مختصر طریقہ سے قرآن وحدیث کی روشنی میں پردہ کی ضرورت بیان کی۔

(۵) اب فقہ کی بھی سیر کرتے چلئے۔فقہا فرماتے ہیں کہ عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال اور پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے (دیکھو شامی باب الستر)

عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں عید،بقر عید کی نماز واجب نہیں،کیوں؟اسلئے کہ یہ نمازیں جماعت سے مسجدوں میں ہی ہوتی ہیں اور عورتوں کو بلا ضرورتِ شرعی گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔عورت پر حج کیلئے

سفر کرنا اس وقت تک فرض نہیں جب تک کہ اسکے ساتھ اپنا محرم نہ ہو یعنی، باپ بیٹا یا شوہر وغیرہ عورت کا منہ غیر مرد نہ دیکھے۔(دیکھو شامی باب الستر)

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الحج، مطلب فی قولھم ----- الخ ، ج۳، ص ۵۳۱)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات میں دفن کیا جائے کیوں؟ اسلئے کہ اگر دن میں دفن کیا گیا تو کم از کم دفن کرنے والوں کو میرے جسم کا اندازہ تو ہو جائے گا۔ یہ بھی منظور نہیں غرضیکہ پردہ کی وجہ سے شریعت نے بہت سے حکم عورتوں سے اُٹھا لئے۔

غور تو کرو: کہ جب عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں قبرستان جانے کی اجازت نہیں عید گاہ میں جاکر عید پڑھنے کی اجازت نہیں تو بازاروں، کالجوں اور کمپنی باغوں میں سیر کیلیۓ جانیکی اجازت کیونکر ہو گی۔ کیا بازار کالج اور کمپنی باغ مسجدوں اور مکّہ شریف سے بڑھ کر ہیں؟

نوٹ ضروری: جن احادیث میں عورتوں کا باہر نکلنا آتا ہے وہ یا تو پردہ فرض ہونے سے پہلے تھا یا کسی ضرورت کی وجہ سے پردہ کے ساتھ تھا۔ ان احادیث کو بغیر سوچے سمجھے بوجھے بے پردگی کیلیۓ آڑ بنانا محض نادانی ہے اسی طرح اس زمانہ میں عورتوں کا جہادوں میں شرکت کرنا اس وجہ سے تھا کہ اسوقت مردوں کی تعداد تھوڑی تھی اب بھی اگر کسی جگہ مسلمان مرد تھوڑے ہوں اور کفّار زیادہ اور جہاد فرض عین ہو جائے تو عورتیں جہاد میں ضرور جائیں ان جہادوں کو اس زمانہ کی بے حیائی کیلیۓ آڑ نہ بناؤ۔ اب جہاد کے بہانہ سے عورتوں کو مردوں کے سامنے ننگا پریڈ کرایا جاتا ہے بعض دفعہ مجاہدین نے ضرورتاً گھوڑوں کے پیشاب پیۓ ، درختوں کے پتے کھائے، کیا اب بھی بلا ضرورت یہ کام کرائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت نہ لائے جب جہاد میں عورتوں کی ضرورت پڑے۔ یہاں تک تو نقلی دلائل سے ہم نے پردہ کی ضرورت ثابت کر دی اب عقلی دلیلیں بھی سنیئے۔

(۱) عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے ہر ایک کو دکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کر لے۔اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دکھانا ضروری ہے۔

(۲) عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائیگا۔اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں اسکو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔

(۳) عورت کا دل نہایت نازک ہے بہت جلد ہر طرح کا اثر قبول کرلیتا ہے اسلئے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔ہمارے یہاں بھی عورت کو صنفِ نازک کہتے ہیں اور نازک چیزوں کو پتھروں سے دور رکھتے ہیں۔کہ ٹوٹ نہ جائیں، غیروں کی نگاہیں اس کیلئے مضبوط پتھر ہے اسلئے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

(۴) عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزت اور آبرو ہے اور اس کی مثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لئے ایک بدنما داغ ہیں، اس لئے اس کو ان دھبوں سے دور رکھو۔

(۵) عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نگاہ اپنے شوہر کے سوا کسی پر نہ ہو، اسلئے قرآن کریم نے حوروں کی تعریف میں فرمایا قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (الرحمن: ٥٦)

اگر اس کی نگاہ میں چند مرد آ گئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہر کھو چکی، پھر اسکا دل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائیگا۔

اعتراض: بعض لوگ پردہ کے مسئلہ پر دو اعتراض کرتے ہیں اوّل یہ کہ عورتوں کا گھروں میں قید رکھنا ان پر ظلم ہے جب ہم باہر کی ہوا کھاتے ہیں تو انکو اس نعمت سے کیوں محروم رکھا جائے دوسرے یہ کہ عورت کو پردے میں رکھنے کی وجہ سے اس کو تپِ دق ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کو باہر نکالا جائے۔

جواب: اوّل سوال کا جواب تو یہ ہے کہ گھر عورت کیلئے قید خانہ نہیں بلکہ اس کا چمن ہے گھر کے کاروبار اور اپنے بال بچّوں کو دیکھ کر وہ ایسی خوش رہتی ہیں جیسے چمن میں بُلبل، گھر میں رکھنا اس پر ظلم نہیں ،بلکہ عزت و عصمت کی حفاظت ہے اس کو قدرت نے اسی لئے بنایا ہے بکری اسی لئے ہے کہ رات کو گھر رکھی جائے اور شیر چیتا اور محافظ کتا اسلئے ہے کہ انکو آزاد پھرایا جائے اگر بکری کو آزاد کیا تو اس کی جان خطرے میں ہے اسکو شکاری جانور پھاڑ ڈالیں گے۔

دوسرے سوال کا جواب میں کیا دوں، خود تجربہ دے رہا ہے وہ یہ کہ عورت کیلئے پردہ تپ دق کا سبب نہیں ہماری پرانی بزرگ عورتیں گھر کے دروازے سے بھی بے خبر تھیں مگر وہ جانتی بھی نہ تھیں کہ تپ دق کسے کہتے ہیں اور آج کل بے پردگی میں اوّل نمبر دو صوبہ ہیں ایک کاٹھیاواڑ، دوسرا پنجاب، مگر اللہ تعالٰی کی شان ہے کہ ان ہی دونوں صوبوں میں تپ دق زیادہ ہے یوپی میں عام طور پر شریفوں کی بہو بیٹیاں پردہ نشین ہیں اللہ تعالٰی کے فضل سے ان میں دق بہت ہی کم ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ دق ہے ہی نہیں تو بھی بے جا نہ ہو گا۔ جناب اگر پردہ سے دِق پیدا ہوتی ہے تو مردوں کو دِق کیوں ہوتی ہے۔

دوستو! دِق کی وجہ کچھ اور ہے یاد رکھو! تندرستی کے دو بڑے اصول ہیں ان کی پابندی کرو۔ ان شاءاللہ عزوجل! تندرست رہو گے۔ اوّل یہ کہ بھوکے ہو کر کھاؤ اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ بلکہ روٹی سے بھوکے اُٹھو اور دوسرے یہ کہ تھک کر سوؤ پہلے عورتیں چائے کو جانتی بھی نہ تھیں گھر میں محنت مشقّت کے کام کرتی تھیں۔ چکی پیسنا، غلّہ صاف کرنا، خوب پسینہ آتا تھا۔ بھوک کھل کر لگتی تھی اور رات کو چارپائی پر خوب بے

ہوشی کی نیند آتی تھی اسلئے تندرست رہتی تھیں، آج ہم دیکھتے ہیں کہ پردہ والی عورتیں ہشاش بشاش معلوم ہوتی ہیں،ان کے چہرے تروتازہ ہوتے ہیں مگر آوارہ اور بے ہودہ عورتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے کہ اس پھول کولولگ گئی ہے۔دوستو! یہ سب بہانہ ہیں، ضروری ہے کہ مکان کھُلے ہوادار صاف ہوں،اپنے مکانوں کے صحن بڑے بڑے اور کھلے ہوئے ہوادار رکھواور عورتوں بچوں کو چائے اور دوسری خشک چیزوں سے بچاؤ اور دودھ گھی وغیرہ کااستعمال رکھو عورتوں کو آرام طلب نہ بناؤ۔

اسلامی پردہ اور طریقہ زندگی

عورت کا جسم سر سے پاؤں تک ستر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے سِوا چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے ، کہ ان کا چھپانا نماز میں فرض نہیں باقی حصّہ اگر کھلاہو گا تو نماز نہ ہو گی۔لٰہذا اُسکالباس ایسا ہوناچاہے جو سر سے پاؤں تک اس کو ڈھکار کھے۔اور اسقدر باریک کپڑانہ پہنے جس سے سر کے بال یاپاؤں کی پنڈلیاں یاپیٹ اوپر سے ننگا ہو۔گھر میں اگر اکیلی یاشوہر یاماں باپ کے سامنے ہو تو دوپٹہ اتار سکتی ہے لیکن اگر داماد یادوسرا قرابت دار ہو تو سر باقاعدہ ڈھکاہواہوناضروری ہےاور شوہر کے سواجو بھی گھر میں آئے وہ آواز سے خبر کرکے آئے۔

اجنبی عورت کو سوائے چند صورتوں کے دیکھنا منع ہے (۱)طبیب مریٔضہ کے مرض کی جگہ کو(۲) جس عورت کے ساتھ نکاح کرنا ہےاس کو چھپ کر دیکھ سکتا ہے۔(۳) گواہ جو عورت کے متعلق گواہی دیناچاہے۔(۴) قاضی جو عورت کے متعلق کوئی حکم دیناچاہے۔وہ بھی بقدرِ ضرورت دیکھ سکتا ہے۔آوارہ عورتوں سے بھی شریف عورتیں پردہ کریں۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ ، با ب شروط الصلوٰۃ ،مطلب فی ستر العورۃ،ج۲،ص۹۵تا۱۰۰ملخصاًورد المحتار،کتاب الحظر والاباحۃ ،فصل فی النظر والمس،ج۹،ص۶۱۳)

عورت کو اپنے گھر سے نکلنا بھی منع ہے۔ سوائے چند موقعہ کے (۱) قابلہ یعنی دائی پیشہ کرنے والی عورت گھر سے نکل سکتی ہے۔(۲) شاہدہ گواہی دینے کے لئے عورت قاضی کے گھر جاسکتی ہے(۳) غاسلہ جو عورت مردہ عورتوں کو غسل دیتی ہے وہ بھی اس ضرورت سے نکل سکتی ہے(۴) کاسبہ جس عورت کا کوئی کمائی کرنے والا نہ ہو وہ روزی حاصل کرنے کیلئے گھر سے نکل سکتی ہے (۵) زائرہ۔ والدین اور خاص اہلِ قرابت سے ملنے کیلئے بھی گھر سے نکل سکتی ہے وغیرہ اگر اس کی پوری تحقیق کرنا ہو تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی کتاب مروج النجا لخروج النساء کا مطالعہ کرو۔ ہم نے جو کہا ان موقعوں میں عورت گھر سے نکل سکتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ پردہ سے نکلے اس طرح نہ نکلے جیسے آج کل رواج ہے کہ یا تو بے برقع باہر پھرتی ہیں یا اگر برقع ہے تو منہ کھلا ہوا اور برقع بھی نہایت خوش نما اور چمکدار کہ دوسرے مردوں کی اس پر خواہ مخواہ نظر پڑے یہ جائز نہیں یہ احکام تھے گھر سے باہر نکلنے کے۔ اب رہا سفر کرنا اس کے متعلق یہ ضرور یاد رکھو کہ عورت کو اکیلے یا کسی اجنبی کے ساتھ سفر کرنا حرام ہے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ آجکل جو رواج ہو گیا ہے کہ گھر کو خط لکھ دیا کہ ہم نے اپنی بیوی کو فلاں گاڑی پر سوار کر دیا ہے تم اسے اسٹیشن پر آکر اتار لینا۔ یہ ناجائز بھی ہے اور خطرناک بھی دیور اور بہنوئی وغیرہ سے بڑے بڑے گھروں میں بھی پردہ نہیں بلکہ بعض عورتیں تو کہتی ہیں کہ ان سے پردہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ محض غلط ہے حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا کہ

اَلْحَمْوُالْمَوْتُ دیور تو اور بھی زیادہ موت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل ------ الخ، الحدیث ۵۲۳۲، ج ۳، ص ۴۷۲)

بعض جگہ ان سے ہنسی اور مذاق تک کیا جاتا ہے خیال رکھو کہ جس عورت سے کبھی بھی نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے کہ وہ اجنبی ہے اور جس سے کبھی بھی نکاح جائز نہ ہو جیسی داماد، رضاعی، بیٹا، باپ،

بھائی، خسر، وغیرہ۔ان سے پردہ ضروری نہیں اگران لوگوں سے باقاعدہ پردہ نہ ہوسکے توکم از کم گھونگھٹ سے رہنااوراُن کے سامنے حیااور شرم سے رہناضروری ہے ایسا باریک لباس نہ پہنو جس سے ننگی معلوم ہواور ایسالباس نہ پہنو جوپنڈلیوں سے بالکل چمٹ جاتاہواور جس سے بدن کااندازہ ہوتاہوہاں اگراس گھر میں سوائے شوہر وغیرہ کے کوئی اجنبی نہ آتاہو توکوئی مضائقہ نہیں مگرایسے گھر آج کل مشکل سے ملیں گے۔ڈاکٹر اقبال نے خوب کہاہے۔

چوزہرا باش از مخلوق روپوش
کہ در آغوش شبّیرے بہ بینی

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہاکی طرح اللہ والی پردہ دار بنوتاکہ اپنی گود میں امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسی اولاد دیکھو۔

لڑکیوں کی تعلیم:

اپنی لڑکی کووہ علم وہنر ضرور سکھادو جس کی اس کوجوان ہوکر ضرورت پڑے گی لٰہذا سب سے پہلے لڑکی کو پاکی پلیدی، حیض و نفاس کے شرعی مسئلے روزہ، نماز، زکوٰۃوغیرہ کے مسئلے پڑھادویعنی قرآن شریف اور دینیات کے رسالے پڑھادو۔پھر کچھ ایسی اخلاقی کتابیں جس میں شوہر کے حقوق بجالانے بچوں کے پالنے ساس نندوں سے میل ومحبت رکھنے کے طریقے سکھائے گئے ہوں وہ بھی ضرور پڑھادو۔بہتر یہ ہے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی تاریخ بھی مطالعہ کراؤ جس سے دنیا میں رہنے سہنے کا ڈھنگ آجائے۔اس کے بعد ہر طرح کا کھانا پکانا،بقدرِ ضرورت سیناپرونااور دوسری زنانہ دستکاری اور سوئی کا ہنر ضرور سکھاؤکیونکہ سوئی ہی وہ چیز ہے جس کی ضرورت مرنے کے بعد بھی پڑتی ہے۔یعنی مردہ سلاہواکفن پہن کر قبر میں جاتاہے سوئی عورتوں کا خاص ہنر ہے کہ اگر (خدانہ کرے) کبھی عورت پر کوئی مصیبت پڑ جائے

یا بیوہ ہو جائے اور کسی مجبوری کی وجہ سے دوسرا نکاح نہ کر سکے تو گھر میں آبرو سے بیٹھ کر اپنی دستکاریوں سے پیٹ پال سکے۔ آجکل کھانا پکانے اور سینے پرونے کی بہت سی کتابیں چھپ چکی ہیں۔

چنانچہ دہلی کا باورچی خانہ، خوان نعمت، خوان یغما۔ کھانے پکانے کے ہنر کے لیے ضرور پڑھا دو بلکہ ان سے ہر طرح کا کھانا پکوالو۔ اور دوستو! تین چیزوں سے اپنی لڑکیوں اور بیویوں کو بہت بچاؤ ایک ناول، دوسرے کالج اور سکولوں کی تعلیم، تیسرے تھیٹر اور سینما۔ یہ تین چیزیں لڑکیوں کے لیے زہر قاتل ہیں۔ اس وقت لڑکیوں میں جس قدر شوخی، آزادی اور بے غیرتی ہے وہ سب ان تین ہی کی وجہ سے ہے۔ ہم نے دیکھا کہ لڑکیوں کے لیے پہلے تو زنانہ اسکول کھلے اور ان میں پردہ دار گاڑیاں بچیوں کو لانے اور لے جانے کے لیے رکھی گئیں اگرچہ ان میں کانا پردہ تھا مگر خیر کچھ عار اور شرم تھی۔ پھر وہ گاڑیاں بند ہوئیں اور صرف ایک عورت جس کو ماماں کہتے تھے لانے اور پہنچانے کے لیے رہ گئی۔ پھر وہ بھی ختم۔ صرف یہ رہا کہ جوان لڑکیاں برقعہ پہن کر آتیں۔ پھر یہ بھی ختم ہوا۔ آزادانہ طور سے آنے جانے لگیں۔ پھر عقل کے اندھوں نے لڑکیوں اور لڑکوں کی ایک ہی جگہ تعلیم شروع کرادی اور شاردا ایکٹ جاری کرایا جس کے معنی یہ تھے کہ اٹھارہ سال سے پہلے کوئی نکاح نہ کر سکے پھر لڑکیوں اور لڑکوں کو سینما کے عشقیہ ڈرامے دکھائے بیہودہ ناولوں کی روک تھام نہ کی جس کا مطلب صاف یہ ہوا کہ ان کے جذبات کو بھڑکایا گیا اور نکاح روک کر بھڑکے ہوئے جذبات کو پورا ہونے سے روک دیا گیا جس کا منشا صرف یہ ہے کہ حرام کاری بڑھے۔ کیونکہ بھڑکی ہوئی شہوت جب حلال راستہ نہ پائے گی تو حرام کی طرف خرچ ہوگی۔ اور ایسا ہو رہا ہے۔ اب اس وقت یہ حالت ہے کہ جب اسکولوں، کالجوں کی لڑکیاں صبح شام زرق برق لباس میں راستوں سے آپس میں مذاق دل لگی کرتی ہوئی زور سے باتیں کرتی ہوئی عطر لگائے، دوپٹہ سر سے اتارے ہوئے نکلتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہندوستان میں پیرس آگیا۔ اور درد مند دل رکھنے والے خون کے آنسو روتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی نے خوب فرمایا ہے:

بے پردہ مجھ کو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبرؔ زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو، ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

کوشش کرو کہ تمہاری لڑکیاں حیادار اور ادب والی بنیں تاکہ ان کی اولاد میں یہ اوصاف پائے جائیں۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے:

بے ادب ماں باادب اولاد جن سکتی نہیں
معدنِ زر معدنِ فولاد بن سکتی نہیں

یاد رکھو کہ اس زمانہ میں ان سکولوں اور کالجوں نے قوم میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ آج طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی قوم کا نقشہ بدلنا ہو تو اس قوم کے بچوں کو کالج کی تعلیم دلاؤ۔ بہت جلد اس قسم کی حالت بدل جائے گی۔ اکبرؔ نے خوب کہا ہے:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اور دوستو! بعض اسکولوں اور کالجوں کے نام میں اسلام کا نام بھی لگا ہوتا ہے یعنی ان کا نام ہوتا ہے اسلامیہ سکول، اسلامیہ کالج اس نام سے دھوکہ نہ کھاؤ اسلامیہ سکول، اسلامیہ کالج نام رکھنا، فقط مسلم قوم سے اسلام کے نام پر چندہ وصول کرنے کے لیے ہے۔ ورنہ کام سب کالجوں کا قریب قریب یکساں ہے۔ غضب تو دیکھو کہ نام اسلامیہ اسکول اور تعطیل ہوتی ہے اتوار کے دن۔ اسلام میں تو بڑا دن جمعہ کا ہے۔ ہر کام انگریزی میں، وہاں کے طلباء کے اخلاق اور عادات انگریزی۔ پھر یہ اسلامیہ اسکول کہاں رہا؟ بعض اسکولوں کے نام

بجائے اسلامیہ اسکول کے محمڈن اسکول یا محمڈن کالج رکھ دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کا نام رکھا ہے "مسلمین" قرآن فرماتا ہے:

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ

اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔(پ 17، الحج:78)

مگر عیسائیوں کی طرف سے ہمارا نام محمڈن رکھا گیا۔ ہم لوگوں کو وہی نام پسند آیا جو کہ عیسائیوں نے ہم کو دیا۔ غرضیکہ ان اسکولوں سے اپنی لڑکیوں کو بچاؤ اور اپنے لڑکوں کو بھی وہاں تعلیم ضرور تا دلواؤ، مگر ان کا دین و مذہب سنبھال کر، اس طرح لڑکیوں کو گھر پر جو ماسٹروں سے پڑھواتے ہیں یا عیسائی عورتوں یا لیڈیوں سے تعلیم دلواتی ہیں۔ وہ بھی سخت غلطی کرتے ہیں بہت جگہ دیکھا گیا کہ لڑکیاں ماسٹروں کے ساتھ بھاگ گئیں اور ان آوارہ استانیوں کے ذریعہ سے ہزار ہا فتنے پھیلے۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آخر لڑکیوں کو اس قدر اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کیا ہے۔ ان کو تو وہ چیزیں پڑھاؤ، جس سے ان کو کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کا سارا خرچہ تو شوہروں کے ذمہ ہو گا۔ پھر ان کو اس قدر تعلیم سے کیا فائدہ ہے؟ غرضیکہ اپنی اولاد کو دین دار اور ہنر مند بناؤ کہ اسی میں دین دنیا کی بھلائی ہے۔ اپنی لڑکیوں کو صرف خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلاؤ۔ ان کی پاک زندگی کا نقشہ وہ ہے جو ڈاکٹر اقبال نے اس طرح بیان فرمایا:

آں ادب پروردہ شرم و حیا
آسیا گردان و لب قرآن سرا
آتشین و نوریاں فرماں برش
گم رضائش در رضا شوہرش

ہاتھ میں چکی اور منہ میں قرآن دونوں جہان ان کی فرمانبردار اور وہ خاوند کی مطیع۔

غفلت سے بیداری

اے غافلو! بیدار ہو جاؤ، اے گناہوں پر قائم رہنے والو! باز آجاؤ اور نصیحت حاصل کرو۔۔۔۔۔۔ خدا کے واسطے ذرا مجھے یہ تو بتاؤ کہ اس سے برا حال کس کا ہو گا جسے اس کی خواہشات نے (فکرِ آخرت سے) دور کر دیا ہو،۔۔۔۔۔اس سے زیادہ خسارہ پانے والا کون ہو گا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالی۔ یہ کیسی غفلت ہے جو تمہارے دلوں پر چھا گئی ہے،۔۔۔۔۔یہ کیسی جہالت ہے جس نے تمہارے عیبوں کو تمہاری نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے؟۔۔۔۔۔کیا تم اپنے ارد گرد موت کی تلواروں کو چمکتے ہوئے نہیں دیکھتے حالانکہ موت کی آہٹیں تمہارے درمیان واقع ہوتی رہتی ہیں اور اس کی نگاہیں تم پر جمی ہوئی ہیں اور اس کی آزمائشیں تمہارے عذر کو مٹانے والی ہیں اور اس کے تیر تم میں سے بہت ساروں کو لگ چکے ہیں اور یہ تمہیں بھی گھیرے میں لے چکی ہے،۔۔۔۔۔تو کب تک اور کس لئے تم پیچھے رہ گئے؟۔۔۔۔۔کیا تم ہمیشہ بقاء کی طمع رکھتے ہو؟۔۔۔۔۔ہر گز نہیں واحد وصمد عزوجل کی قسم! موت تاک میں ہے یہ نہ کسی باپ کو چھوڑتی ہے اور نہ بیٹے کو۔ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے اپنے مولا عزوجل کی عبادت میں خوب کوشش کرو اور گناہوں سے دور ہو جاؤ تاکہ وہ تم سے محبت فرمائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (پ۲۸، تحریم:۶)

جب نبی اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے : "یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! ہم اپنے اہل وعیال کو آتشِ جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں ؟" سرکارِ مدینہ ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عزوجل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔" (الدر المنثور للسیوطی ،ج۸،ص۲۲۵)

اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے،اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

(صحیح البخاری،کتاب العتق،باب کراہیۃالتطاول.... الخ ،الحدیث ۲۵۵۴، ج۲،ص۱۵۹)

گناہوں کے صحرا) میں سرگرداں رکھیں گی اور وہ عمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کردیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ رحمتِ الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کفِ افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جاسوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کرسکیں گے، جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا، جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کریگا، جو خود پستیوں کی طرف محوِ سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے (حدائق بخشش)

صاحبِ اولاد اسلامی بھائیو!

آپ کی اولاد، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ، نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا امّتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب و زینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لئے بھی کمر بستہ ہو جائیے۔

دنیا سے رخصتی کی تیاری

پیارے اسلامی بھائیو!

کب تک غفلت میں رہو گے؟۔۔۔۔۔ تمہیں مہلت دیئے بغیر طلب کر لیا جائے گا،۔۔۔۔۔ تمہیں اپنے رب عزوجل کی قسم! اپنے ایاّم کو تیاریِ آخرت میں استعمال کر لو اور اپنے برے اعمال کی اصلاح کر لو اور اپنی موت کے انتظار میں رہو،۔۔۔۔۔ دنیا نے تمہارے کوچ کا اعلان کر دیا جبکہ تم زندگی کی رونقوں سے کھیل رہے ہو،۔۔۔۔۔ وصال کا دن تمہارے سامنے ہے، بھاری گناہوں اور برے ساتھی پر حسرت ہے اور توشے کی قلت اور منزل کی دوری پر افسوس ہے،۔۔۔۔۔ اے دنیا کی طرف متوجہ ہو کر دھوکے میں پڑنے والے! اور اسکی جھوٹی خواہشات کے فتنے میں پڑنے والے! تُو تو راستہ بھٹک گیا ہے اور اپنے عمل میں جھوٹا ہے،۔۔۔۔۔ اے بدکار! کب تک توبہ کو ٹالتا رہے گا حالانکہ توبہ میں تاخیر کرنے کا تیرے پاس آخرت

میں کوئی عذر نہیں،۔۔۔۔۔کب تک تیرے بارے میں یہ کہا جاتا رہے گا کہ یہ فریب خوردہ اور فتنے میں مبتلا ہے،۔۔۔۔۔اے مسکین! بھلائی کے ایام گزر گئے اور تو مہینے ہی شمار کرتا جارہا ہے، تو خود کو مقبول سمجھتا ہے یا مردود؟۔۔۔۔۔وصال پانے والا سمجھتا ہے یا دھتکارا ہوا؟۔۔۔۔۔کیا تو کل قیامت کے دن بہترین سواریوں پر سوار ہوگا یا منہ کے بل گھسیٹا جائے گا؟۔۔۔۔۔تُو خود کو جہنمیوں میں شمار کرتا ہے یا جنت کی نعمتیں اور اس کے محلات پانے والوں میں؟۔۔۔۔۔خدا عزوجل کی قسم! ہلکے پھلکے لوگ کامیاب ہوں گے اور بدکار لوگ نقصان اٹھائیں گے،۔۔۔۔۔بالآخر سب لوگ اللہ عزوجل ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

چند اشعار

مَالِیْ اَرَاکَ عَلَی الذُّنُوْبِ مُوَاظِباً	أَأَخَذْتَ مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ اَمَاناً
لَا تَغْفُلَنَّ کَاَنَّ یَوْمَکَ قَدْ اَتٰی	وَلَعَلَّ عُمْرَکَ قَدْدَنَا اَوْحَا نَا
وَمَضٰی الْحَبِیْبُ لِحَفْرِ قَبْرِکَ مُسْرِعًا	وَاَتٰی الصَّدِیْقُ فَاَنْذَرَ الْجِیْرَانَا
وَاَتَوْا بِغَسَّالٍ وَجَاؤُوْا نَحْوَهُ	وَبَدَا بِغَسْلِکَ مَیْتًا عُرْیَانًا
فَغُسِلْتَ ثُمَّ کُسِیْتَ ثَوْبًا لِلْبَلٰی	وَدَعَوْا لِحَمْلِ سَرِیْرِکَ الْاِخْوَانَا
وَاَتَاکَ اَهْلُکَ لِلْوَدَاعِ فَوَدَّعُوْا	وَجَرَتْ عَلَیْکَ دُمُوْعُهُمْ غُدْرَانًا
فَخَفِ الْاِلٰهَ فَاِنَّهُ مَنْ خَافَهُ	سَکَنَ الْجِنَانَ مُجَاوِرًا رِضْوَانًا
جَنَّاتِ عَدْنٍ لَا یَبِیْدُ نَعِیْمُهَا	اَبَدًا یُخَالِطُ رُوْحُهُ رَیْحَانًا
وَلِمَنْ عَصٰی نَارٌ یُقَالُ لَهَا: لَظٰی	تَشْوِیْ الْوُجُوْهَ وَتُحْرِقُ الْاَبْدَانَا
نَبْکِیْ وَحَقَّ لَنَا الْبُکَا یَا قَوْمَنَا	کَیْلَا یُؤَاخِذَنَا بِمَا قَدْ کَانَا

ترجمہ:

- میں کیوں تجھے گناہوں میں ہی مشغول دیکھتا ہوں کیا تم نے برے حساب سے امان لے رکھی ہے؟
- غفلت میں ہر گز مت رہنا (تصور کر) گویا کہ تیرا دن بھی آچکا ہے اور شاید تیری زندگی ختم ہونے ہی والی ہے۔

- تیرا جگری دوست تیری قبر کھودنے جلدی سے چلا گیا اور (موت کی) تصدیق کرنے والا آیا تو اُس نے (موت کی خبر دے کر) پڑوسیوں کو ڈرا دیا۔
- اور وہ (دوست واحباب) غسال کو لے آئے ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے آئے ہیں اور غسال نے تیری لاش کا برہنہ حالت میں غسل شروع کر دیا۔
- پس تجھے غسل دے کر بوسیدہ و خراب ہونے کے لئے کفن پہنا دیا گیا، اور تیرا جنازہ اٹھانے کے لئے لوگوں کو بلا یا لیا گیا ہے۔
- اور تیرے گھر والے تجھے الوداع کہنے آئے پھر انہوں نے تجھے رخصت کر دیا، اور ان کے دھوکے کے آنسو تجھ پر بہہ (کر ختم ہو) گئے۔
- اللہ عزوجل سے ڈر کہ جو اس سے ڈرتا ہے وہ جنت میں (نگران فرشتے) حضرت رضوان علیہ السلام کا پڑوسی بن کر رہے گا۔
- جنت عدن جس کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی اُس میں رہے گا، اس کی روح خوشبو میں رہے گی۔
- اور جو نافرمانی کریگا اس کے لئے ایسی آگ ہے جس کو لَظٰی (بھڑکتی آگ) کہا جاتا ہے جو چہروں کو بھون دے گی اور بدن کو جلا ڈالے گی۔
- اے میری قوم! ہم رو رہے ہیں اور ہمیں رونا ہی چاہیے تا کہ ہم سے ہمارے کئے کی پوچھ گچھ نہ ہو۔

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے ، تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔ایسے والدین کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا

ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جاسکتا ہے ،۔۔۔۔۔۔بچے کی یاداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا،۔۔۔۔۔۔بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہو گی ۔یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر اُسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنادیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

مَدَنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ان شآء اللہ عزوجل ! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے ۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادی بن جائے گی، غُصیلہ پن رخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی ،بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہو گا، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن

کی عادت بنے گی، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

عید کے دن
اپنے مرحوم والدین کو مت بھولئے

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ **سبحان اللہ وبحمدہ** پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔

(مکاشفۃ القلوب صفحہ ۳۰۸)

نوٹ: یہ دونوں عیدین میں کیا جا سکتا ہے۔

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so. It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat.

To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage Website: www.aiumb.com

Head Office :

20, Johri Farm,
2nd Floor, Lane No. 1
Jamia Nagar, Okhla
New Delhi -25
Cell : 092123-57769
Fax : 011-26928700

Zonal Office
106/73-C,
Nazar Bagh, Cantt. Road,
Lucknow.
Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل
رومن اردو میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔
حیات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ